فضائل حج

حضرت مولانا زکریا

میں داخل ہوجائے گا (کنز) ایک حدیث میں ہے کہ آدمی کے مرنے کی بہترین حالت یہ ہے کہ حج سے فراغت پر یا رمضان کے روزے رکھ کر مرے (کنز) یعنے یہ دونوں حالتیں ایسی ہیں کہ گناہوں سے پاک صاف ہوگا ایک حدیث میں ہے کہ جو احرام کی حالت میں مریگا وہ حشر میں لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔ (کنز)

(۱۴) عن ابن عباس قال إن امرأة من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضة اللہ فی الحج ادرك ابی شیخا کبیراً لا یثبت علی الراحلة افاحج عنه قال نعم وذلك فی حجة الوداع متفق علیه (مشکوٰۃ)

ایک صحابی عورت نے حضور سے دریافت کیا کہ حضور اللہ کے فریضہ حج نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ بوڑھے ہیں سواری پر بھی سوار نہیں ہوسکتے کیا میں ان کی طرف سے حج بدل کردں حضور نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے حج کرو۔

ف۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک صحابی مرد نے حضور سے دریافت کیا کہ میری ہمشیرہ نے حج کی نذر کی تھی۔ اب اُن کا انتقال ہوگیا کیا کرنا چاہیئے حضور نے فرمایا کہ اگر ان کے ذمہ کسی کا قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہ کرتے انھوں نے عرض کیا۔ جی حضور ادا کرتا حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کا قرض ہے اس کو ادا کرو۔ (مشکوٰۃ) ایک اور صحابی کا قصہ ہے انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کرسکتے ہیں نہ عمرہ کرسکتے ہیں نہ سفر کرسکتے ہیں حضور نے فرمایا کہ اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرو عمرہ بھی کرو (مشکوٰۃ) ایک حدیث میں حضور نے اس نوع کے سوال کے جواب میں فرمایا اگر تیرے باپ کے ذمہ قرضہ ہوتا

اور تو ادا کرتا تو وہ ادا ہو جاتا یا نہیں۔ انھوں نے عرض کیا ادا ہو جاتا حضورؐ نے
فرمایا پھر اللہ تو بڑے رحم والے ہیں (یعنی وہ قرض کیوں نہ قبول کریں گے)
اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ (کنز) ایک حدیث میں ارشاد ہے جو شخص
اپنے والدین کی طرف سے ان کے انتقال کے بعد حج کرے اس کے لئے
جہنم کی آگ سے خلاصی ہے اور والدین کے لئے پورا حج لکھا جاتا ہے
اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اور کسی اپنے قریبی رشتہ دار
کے لئے اس سے بڑھ کر صلہ رحمی نہیں کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی
طرف سے حج کر کے اس کی قبر میں پہنچائے۔ (کنز) ایک صحابی نے دریافت
کیا یا رسول اللہ جب میرے والدین زندہ تھے تو میں ان کے ساتھ حسن
سلوک کیا کرتا تھا اب ان کا انتقال ہو گیا اب میں ان کے ساتھ
حسن سلوک کرنا چاہتا ہوں۔ تو اس کا کیا طریقہ ہے حضورؐ نے فرمایا کہ جب
اپنے لئے نماز پڑھو تو ان کے لئے بھی نماز پڑھو یعنے نماز پڑھ کر اس کا
ثواب اُن کو پہنچاؤ اور جب اپنے لئے روزے رکھو تو ان کے لئے بھی روزے
رکھو۔ ایک صحابی نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف
سے صدقہ کرتے ہیں حج کرتے ہیں اُن کے لئے دعائے مغفرت کرتے
ہیں یہ ان تک پہنچتا ہے حضور نے فرمایا پہنچتا ہے اور وہ اس سے ایسے
خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تمہارے پاس طباق میں کوئی ہدیہ پیش کیا
گیا ہو (مناسک قاری) دوسرے کی طرف سے حج دو طرح کیا
جاتا ہے ایک صورت تو یہ ہے کہ کسی کی طرف سے حج نفل کرلے
اس کے لئے تو کوئی شرط نہیں جس کا دل چاہے جس کی طرف
سے چاہے حج نفل یا عمرہ یا طواف کر سکتا ہے دوسری صورت یہ

ہے کہ جسکی طرف سے حج بدل کرے اس کے ذمہ حج فرض ہو اس کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کو وقت پر علما سے تحقیق کر لینا چاہیئے۔

(۱۵) إن الله ليدخل بالحجة الواحدة ثلاثة نفر الجنة الميت والحاج عنه والمنفذ لذلك عب هب عن جابر كذا في الكنز

حضور کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ (حج بدل میں) ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں ایک مردہ (جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے) دوسرا حج کرنیوالا تیسرا وہ شخص (وارث وغیرہ) جو اب حج کرا رہا ہے (یعنی حج بدل کے لئے روپیہ دے رہا ہے۔)

ف۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کی طرف سے حج کرے اس حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ہوتا ہے جتنا اس شخص کو ہو جس کی طرف سے حج کیا جاتا ہے (کنز) ابن موفق کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے متعدد حج کئے ایک مرتبہ خواب میں حضورؐ کی زیارت ہوئی حضورؐ نے فرمایا کہ ابن الموفق تو نے میری طرف سے حج کئے میں نے عرض کیا کہ جی حضورؐ کئے۔ حضورؐ نے فرمایا تو نے میری طرف سے لبیک کہا میں نے عرض کیا کہ جی حضرت حضورؐ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا کہ حشر کے میدان میں تیرا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دوں گا اور لوگ اپنا حساب کتاب کرتے رہیں گے۔ (اتحاف)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنے

ہیں چار شخصوں کو حج کا ثواب ملتا ہے ایک وصیت کرنے والے کو دوسرے اس کو جو اس وصیت کو لکھے تیسرے روپیہ خرچ کرنے والے کو چوتھے حج کرنے والے کو (کنز) لیکن ایک بات کا نہایت اہتمام سے خیال رکھنا چاہیئے وہ یہ کہ حج بدل میں نیت خالص رکھنے کی اہتمام سے کوشش کرے مقصد محض حج وزیارت اور دوسرے کی اعانت ہو اس حج کی وجہ سے کوئی دنیوی منفعت مقصود نہ ہو اگر ایسا ہوا تو حج کرانے والے کو ثواب مل ہی جائے گا مگر اس حج کرنے والے کا ثواب تو ختم ہوا امام غزالی نے لکھا ہے کہ جو شخص اُجرت کے ساتھ حج بدل کرتا ہے وہ دین کے عمل سے دنیا کما رہا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو مستقل مشغلہ اور تجارت نہ بنائے کہ اللہ جل شانہ دین کے طفیل دنیا تو عطا فرما دیتے ہیں لیکن دنیا کے بدلہ دین عطا نہیں فرماتے یعنے اس کی غرض تو دنیا کا ایندھن جمع کرنا ہو اور اس کو ثواب مل جائے یہ نہیں ہوتا (اتحاف)

دوسری فصل

حج نہ کرنے کی وعیدیں۔ حج ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے اور اسی پر ارکان کی تمامی ہوئی ہے جیسا کہ پہلی فصل میں گذر چکا ہے اس لئے اس میں کوتاہی پر جتنی سختی ہو وہ قرین قیاس ہو اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن	اور اللہ جل شانہ کے (خوشنود کرنے کے) واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان (یعنی بیت اللہ)

اسنادہ مقال کذا فی المشکوٰۃ۔

ف۔ محدثین کے قواعد کے موافق اس حدیث کی سند میں کلام ہے لیکن اوپر کی آیت شریفہ اور دوسری روایات سے اس حدیث شریف کی تائید ہوتی ہے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ کتنی اہم عبادت ہے کہ اس کا چھوڑنے والا گمراہی میں یہود اور نصاریٰ کے برابر شمار ہوتا ہے۔

(۲) عن ابی امامۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاہرۃ او سلطان جابر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا رواہ الدارمی کذا فی المشکوٰۃ۔ وفی الاتحاف۔

حضور کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے لئے کوئی واقعی مجبوری حج سے مانع نہ ہو، ظالم بادشاہ کی طرف سے روک نہ ہو یا ایسا شدید مرض نہ ہو جو حج سے روک دے پھر وہ بغیر حج کئے مرجائے تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی مرے۔

روی الحدیث بالفاظ مختلفۃ وکذا ابسط طرقہ السیوطی فی الدر۔

ف۔ حضرت عمرؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا کہ اُنھوں نے تین دفعہ فرمایا کہ ایسا شخص چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی مرے دوسری حدیث میں حضرت عمرؓ سے یہ نقل کیا گیا کہ جو شخص حج کی طاقت رکھتا ہو اور حج نہ کرے قسم کھا کر کہدو کہ وہ نصرانی مرا ہے۔ یا یہودی مرا ہے۔ (کنز) حضرت عمرؓ کا یہ ارشاد ممکن ہے کہ ان کی یہی تحقیق ہو ورنہ علما کے نزدیک حج نہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا۔ انکار سے کافر ہوتا ہے ایک اور حدیث میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ میرا دل